

عمومی جائزہ



عمومی جائزہ

جدول 1: مالی شعبے کے اثاثوں کی ترکیب

2023ء	2022ء	2021ء	
۱۱۱- ارب روپے			
771	753	582	خرید و کاروباری بینک
2,338	1,431	539	ترقیاتی مالی ادارے
3,447	2,563	2,023	غیر بینک مالی ادارے
2,949	2,580	2,147	بینہ
3,179	3,390	3,884	سی ڈی این ایس
46,364	35,796	30,058	بینک
59,048	46,513	39,234	کل
۱۱۱- اثاثوں میں سال بھر (فیصد)			
2.4	29.4	17.8	خرید و کاروباری بینک
63.3	165.7	22.6	ترقیاتی مالی ادارے
34.5	26.7	19.0	غیر بینک مالی ادارے
14.3	20.2	10.7	بینہ
-6.2	-12.7	-8.5	سی ڈی این ایس
29.5	19.1	19.6	بینک
27.0	18.6	15.6	مجموعی اثاثوں میں فیصد حصہ
۱۱۱- بطور سی ڈی این ایس			
1.3	1.6	1.5	خرید و کاروباری بینک
4.0	3.1	1.4	ترقیاتی مالی ادارے
5.8	5.5	5.2	غیر بینک مالی ادارے
5.0	5.5	5.5	بینہ
5.4	7.3	9.9	سی ڈی این ایس
78.5	77.0	76.6	بینک
۱۱۱- بطور سی ڈی این ایس			
0.9	1.1	1.0	خرید و کاروباری بینک
2.6	2.0	0.9	ترقیاتی مالی ادارے
3.8	3.6	3.6	غیر بینک مالی ادارے
3.3	3.6	3.8	بینہ
3.5	4.7	6.8	سی ڈی این ایس
51.5	50.1	52.9	بینک
65.5	65.2	69.0	مجموعی ۱۱۱

ماخذ: اسٹیٹ بینک، ایس ای سی پی، سی ڈی این ایس اور پی پی ایس

پاکستان کے مالی شعبے نے 2023ء میں دشوار اقتصادی ماحول کے دوران ہموار انداز میں کام جاری رکھا، جس کی وجہ وہائی بیماری کے بعد عالمی مہنگائی میں اضافہ اور غیر معمولی عوامل جیسے سیلاب، اندرونی اور بیرونی عدم توازن، اور ساختی مسائل تھے، جن کے باعث استحکام کے اقدامات اور اصلاحات کی ضرورت پیش آئی۔ مالی شعبے کی اثاثہ جاتی اساس میں 2023ء کے دوران 27.0 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس کے 18.6 فیصد کے مقابلے میں نمایاں نمو ہوئی۔ اسی طرح، مالی گہرائی، بلحاظ اثاثوں اور سی ڈی پی کا تناسب، زیر زیر جائزہ سال میں 65.5 فیصد تک پہنچ گئی (جدول 1)۔

بلند مہنگائی پر قابو پانے کے لیے شرح سود میں مسلسل اضافے کے باوجود عالمی معیشت مستحکم رہی جیسا کہ کساد بازاری کے خدشات کے خلاف ہموار رہی۔ 2023ء میں عالمی پیداوار میں 3.2 فیصد اضافہ ہوا (2022ء کے دوران 3.5 فیصد) جبکہ عالمی عبوری مہنگائی زیر زیر جائزہ سال کے دوران 6.8 فیصد تک کم ہو گئی جو کہ گزشتہ برس 8.7 فیصد تھی¹۔ تاہم، اہم مرکزی بینکوں (مثلاً فیڈرل ریزرو، ای سی بی، اور بی او ای) نے 2023ء کے دوران محتاط زری پالیسی اپنائی تاکہ مہنگائی کے خطرات کو کم کیا جاسکے۔ اس کے باوجود، اپریل 2023ء کے بعد عالمی مالی حالات میں نرمی دکھائی دی جو معیشت کے امکانات کے بارے میں اچھی امید اور مہنگائی میں کمی کی توقعات کے باعث ہوئی، جس کے نتیجے میں ترقی یافتہ معیشتوں میں شرح سود کے استرداد کی توقعات پیدا ہوئیں کیونکہ ایکویٹی کی قدر پہنائی بھی بڑھ گئی۔² اگرچہ امریکہ اور سوئٹزر لینڈ میں بینکاری کے بحران نے عارضی طور پر عالمی مالی استحکام کے خدشات پیدا کیے، تاہم حکام کی بروقت مداخلت سے عالمی مالی منڈیوں کو اس دباؤ سے نمٹنے میں مدد ملی۔

¹ آئی ایم ایف (2024ء)۔ عالمی اقتصادی منظر نامہ، اپریل

² آئی ایم ایف (2023ء)۔ عالمی مالی استحکام کی رپورٹ، اکتوبر

ملکی لحاظ سے، رسدی دھچکوں کے تاخیری اثرات، اور ان کے نتیجے میں بلند مہنگائی، نیز استحکام کی پالیسیوں کے اثرات، جو مستقل ساختی مسائل کے ساتھ مزید بڑھ گئے تھے،³ انھوں نے بالخصوص سال کے آغاز میں معیشت پر دباؤ برقرار رکھا۔ نتیجتاً، حقیقی جی ڈی پی میں 2023ء میں 0.1 فیصد کمی ہوئی، جبکہ 2022ء میں 4.6 فیصد اضافہ ہوا تھا۔⁴

2023ء کے دوران کلی معاشی حالات نے ملا جلا منظر پیش کیا۔ 2023ء کی پہلی ششماہی میں حالات خراب ہوئے، تاہم سال کے دوسرے حصے میں بہتری کے آثار نظر آنا شروع ہو گئے۔ پہلی شماہی میں قیمتوں کے دباؤ میں اضافہ ہوا، اور اوسط صارف اشاریہ قیمت میں 33.0 فیصد اضافہ ہوا، جس کی وجہ سے اسٹیٹ بینک نے پالیسی ریٹ میں مزید 600 بیس پوائنٹس کا اضافہ کیا۔ آئی ایم ایف کے ای ایف ایف کے تحت نویں جائزے کی تکمیل میں تاخیر، بیرونی مالکاری کے کمزور بہاؤ اور بیرونی قرضوں کی ادائیگی کے دباؤ نے اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر کو دباؤ میں رکھا۔ نتیجتاً، 2023ء کی پہلی ششماہی میں ڈالر کے مقابلے میں مقامی کرنسی کی قدر میں 20.8 فیصد کمی واقع ہوئی۔ سخت کلی معاشی حالات اور اقتصادی پالیسی کی بہت زیادہ غیر یقینی صورت حال نے کاروباری اعتماد⁵ اور معاشی سرگرمیوں کو متاثر کیا۔⁶ اس پس منظر میں موڈیز اور فچ نے فروری 2023ء کے دوران پاکستان کی کریڈٹ ریٹنگ کو کم کر دیا تھا۔

مزید برآں، عالمی سطح پر بلند شرح سود اور ملک کی خطرے کے پریمیم کی بلند سطح 2023ء کی پہلی ششماہی کے دوران بیرونی مالکاری ضروریات کو پورا کرنے کے لیے بین الاقوامی منڈیوں تک رسائی میں ایک بڑی رکاوٹ ثابت ہوئی۔

تاہم، 2023ء کی دوسری ششماہی میں متعدد سازگار پیش رفتوں کی وجہ سے معاشی دباؤ میں کمی دکھائی دی۔ مثال کے طور پر، جولائی 2023ء میں آئی ایم ایف کے ساتھ نو مہینوں کے ایس بی اے کے معاہدے نے بیرونی شعبے کے استحکام کو درپیش فوری خدشات کو دور کرنے میں مدد دی۔⁷ نیز، معیشت میں بحالی کا آغاز ہوا، جس کی بنیادی وجہ مستحکم زرعی پیداوار تھی۔ مزید برآں، زرمبادلہ اور اجناس کی منڈیوں میں قیاس آرائیوں کے سدباب کے انتظامی اور ضوابطی اقدامات نے مارکیٹ کے احساسات کو بہتر بنایا۔ ان پیش رفتوں کا اظہار اقتصادی پالیسی کی غیر یقینی کیفیت میں کمی اور کاروباری اعتماد کے اشاریے (بی سی آئی) میں بہتری سے ہوا (دیکھیے باب 1)۔⁸

ملکی مالی منڈیوں، بالخصوص زرمبادلہ اور ایکویٹی منڈیوں میں 2023ء کے دوران نمایاں اتار چڑھاؤ دکھائی دیا۔ جاری کھاتے کے توازن میں نمایاں بہتری کے باوجود، کرنسی قرضوں کی ادائیگیوں کے دباؤ اور محدود سرمایہ کاریوں کی آمد کی وجہ سے دباؤ کا شکار رہی۔ تاہم، بازار زرمبادلہ میں انتظامی اور ضوابطی اقدامات اور آئی ایم ایف کے ایس بی اے پروگرام نے 2023ء کی دوسری ششماہی کے دوران اتار چڑھاؤ کو قابو میں رکھنے میں مدد دی۔ ایکویٹی منڈی میں پہلی ششماہی کے دوران کارکردگی دباؤ کا شکار رہی تاہم اس کے بعد سال کے دوسرے حصے میں اضافہ دیکھا گیا۔ شرح مبادلہ کے استحکام، زرعی پالیسی کے نرم ہونے کی توقعات (جیسا کہ ثانوی بازار کے خطیافت سے ظاہر ہوتا ہے)، اور سیاسی غیر یقینی صورت حال میں کمی نے بنیادی طور پر سرمایہ کاروں کے اعتماد میں اضافہ کیا۔ بازار زر میں بھی پست اتار چڑھاؤ دکھائی دیا کیونکہ ڈپازٹس کی بحالی اور بازار زر کے سودوں کے ادخال نے مارکیٹ میں استحکام برقرار رکھا (دیکھیے باب 2)۔

³ اہم ساختی مسائل میں بالخصوص یہ شامل ہیں: نجی بچت اور سرمایہ کاری کی کم سطح، ٹیکس کا بڑی ڈی پی کے ساتھ تناسب، پیداواریت کی کم شرح نمو، برآمدات میں مسابقت، عالمی سرمایہ کاری کا محدود بہاؤ، اور پالیسی سے متعلق غیر یقینی صورت حال۔

⁴ صنعت اور خدمات کے شعبوں کی پیداوار بالترتیب 4.7 فیصد اور 0.6 فیصد سکڑ گئی، جبکہ زرعی شعبے کی پیداوار 2023ء میں 5.1 فیصد بڑھی۔

⁵ اعتماد و کاروبار کا اشاریہ (بی سی آئی) اپریل 2023ء میں کم ہو کر 36.5 پر آگیا، جو 2017ء میں آغاز کے بعد سے پست ترین سطح ہے۔

⁶ بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کے اظہار میں 2023ء کی پہلی ششماہی میں اوسطاً 17.3 فیصد کمی ظاہر کی۔

⁷ زرعی پالیسی بیان: جولائی 2023ء، اسٹیٹ بینک آف پاکستان

⁸ بی سی آئی دسمبر 2023ء میں بڑھ کر 53.0 ہو گیا۔ یہ 14 مسلسل منفی اہروں کے بعد مثبت دائرے میں داخل ہوا۔

کارپوریٹ قرضوں کے جزدان کا تقریباً 65 فیصد حصہ آزاد کریڈٹ ریٹنگ ایجنسیوں کے ذریعے درجہ بندی شدہ کمپنیوں پر مشتمل ہے۔

مارکیٹ رسک کے حوالے سے، بینکوں کی کرنسی اور ایکویٹی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ کے لیے آکٹشاف محتاط ضوابطی نظام اور بینکوں کے محتاط نقطہ نظر کی وجہ سے قابو میں رہا۔ تاہم، شرح سود کا خطرہ مارکیٹ رسک کے ایک اہم عنصر کے طور پر ابھر کر سامنے آیا، جس کی دو وجوہات تھیں: اول، زری پالیسی کی سختی کی تاریخی سطح؛ دوم، بینکوں کے اثاثوں کا 50 فیصد سے زیادہ حصہ حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری پر مشتمل ہے، جو مارک ٹو مارکیٹ نوبت بندی کے تابع ہیں۔ حوصلہ افزا طور پر، بینکوں نے 2023ء میں شرح سود میں اضافے کے نتیجے میں نوبت بندی کے نقصانات کو برداشت کرنے کی صلاحیت ظاہر کی۔ مزید برآں، بینکوں نے شرح سود کے خطرے کو کم کرنے کے لیے اپنے سرمایہ کاری جزدان میں رواں شرح پی آئی بیز کا حصہ بڑھا دیا ہے۔⁹

حکومتی تمسکات میں مزید فنڈز کی سرمایہ کاری کے ساتھ، بینکاری شعبہ 2023ء کے دوران مناسب سیالیت کے کثرت برقرار رکھنے میں کامیاب رہا۔ یہ بازل سوم سیالیتی معیارات جیسے کہ احاطہ سیالیت کا تناسب (ایل سی آر) اور خالص مستحکم فنڈنگ کے تناسب (این ایف ایس آر) کی کافی حد تک تعمیل سے ظاہر ہوا۔

بینکاری شعبے کی آمدنی میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا، جس کی بنیادی وجہ بلند شرح سود اور آمدنی پیدا کرنے والے اثاثوں کی توسیع تھی۔ اثاثوں پر بعد از ٹیکس منافع 1.6 فیصد ہو گیا (2022ء کے دوران 1.0 فیصد)، اور ایکویٹی پر بعد از ٹیکس منافع 27.1 فیصد تک بڑھ گیا (2022ء کے دوران 16.9 فیصد)۔ تاہم، بینکوں کے قبل از ٹیکس منافع کے مقابلے میں ٹیکس کے اخراجات کا تناسب وقت کے ساتھ بڑھتا رہا: 2014ء میں 33.7 فیصد سے 2019ء میں 43.9 فیصد اور 2023ء میں 50.1 فیصد تک۔ یہ بڑھتا ہوا بوجھ، دیگر وجوہات کے علاوہ، غیر

شعبہ بینکاری، جو مالی شعبے کے مجموعی اثاثوں میں 79 فیصد کا اہم حصہ رکھتا ہے، 2023ء کے دوران مستحکم رہا اور مناسب سرمایہ برقرار رکھتے ہوئے مستحکم نمو کی راہ پر گامزن رہا۔ اثاثہ جاتی اساس میں 29.5 فیصد نمو ہوئی، جو دو دہائیوں کے دوران سب سے زیادہ ہے۔ اثاثوں میں یہ نمو بنیادی طور پر حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری سے ہوئی، جو مالی خسارے کو پورا کرنے کے لیے حکومت کے بینکاری شعبے پر بڑھتے ہوئے انحصار کی عکاسی کرتی ہے۔ بینکوں کا حکومتی آکٹشاف دسمبر 2023ء میں اثاثہ جاتی اساس کے 60.6 فیصد تک پہنچ گیا۔ سخت میکرو-مالی حالات کے پیش نظر، مجموعی قرضوں کی نمو کم ہو کر 3.0 فیصد رہ گئی (2022ء کے دوران 16.8 فیصد تھی)۔ مجموعی ایڈوانسز میں، ملکی نجی شعبے کے قرضوں میں 2023ء کے دوران 2.4 فیصد کی کمی دیکھنے میں آئی جبکہ 2022ء میں یہ شرح 16.4 فیصد تھی۔ اثاثہ جاتی اساس میں اضافے کی فنڈنگ بڑی حد تک مالی ذخائر کے ذریعے کی گئی، جو 24.2 فیصد کی 20 سال کی بلند ترین شرح سے بڑھے، اس کی وجوہات میں بلند شرح منافع بھی شامل ہے۔ مالی اداروں سے قرض گیری پر بھی بلند انحصار رہا۔

بینکاری شعبے کے خطرہ قرض کے خاکے میں زیر جائزہ سال کے دوران سنگین خدشات نظر نہیں آئے، جس کی وجہ ڈیفالٹ کی پست سطح اور غیر فعال قرضوں کے لیے تمویں کی مناسب کوریج تھی۔ بنیادی اشاریے، جیسے کہ غیر فعال قرضوں اور قرضوں کا تناسب دسمبر 2023ء کے اختتام تک معمولی اضافے سے 7.6 فیصد ہو گیا، جو 2022ء میں 7.3 فیصد تھا۔ یہ زیادہ تر بینکوں کے قرضوں کی نمو کی رفتار میں کمی کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کے باوجود، 92.7 فیصد کی تمویں کی کوریج کے ساتھ، ادائیگی قرض کی صلاحیت کے بقیہ خطرات کم رہے۔ یہ بات قابل غور ہے کہ بینکوں کے قرض گاری جزدان کی ساخت قرض گیروں کی مالی اہلیت کے حوالے سے ایک محتاط نقطہ نظر کی عکاسی کرتی ہے۔ خاص طور پر، قرضوں کے جزدان کا ایک بڑا حصہ ایسے قرض گیروں کو قرضے فراہم کرتا ہے جو بالعموم بہتر مالی حیثیت رکھتے ہیں اور کاروباری ٹریک ریکارڈ رکھتے ہیں، یعنی

⁹ دستیاب برائے فروخت (AFS) اور ٹریڈنگ کے لیے رکھی گئی (HFT) حکومتی سیکورٹیز میں رواں شرح جزدان کا مجموعی حصہ دسمبر 2022ء کے آخر میں تقریباً 58.3 فیصد اضافے سے دسمبر 2023ء کے آخر میں 63.9 فیصد ہو گیا۔

منتوقع دھچکوں کے لیے سرمائے کے اضافی بفرز تیار کرنے اور ٹیکنالوجی میں سرمایہ کاری کی صلاحیت کو کم کرنے کا رجحان رکھتا ہے۔

بینکاری شعبے کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کے اظہار کے لیے جیسے کہ شرح کفایت سرمایہ (سی اے آر)، 2023ء میں 19.7 فیصد پر رہے، جو کم از کم ضوابطی تقاضے 11.5 فیصد سے کافی زیادہ ہے۔ بلند آمدنی، 2024ء کی چوتھی سہ ماہی میں نو قدر پیمائی فوائد، اور بہ وزن خطرہ اثاثوں کی سست نمونے سی اے آر کی بہتری میں کردار ادا کیا۔ بینکوں کے سرکاری شعبے میں مجموعی اکتشاف کے بڑھنے کے تناظر میں لیوراج کی شرح 2023ء کے آخر میں 4.0 فیصد تک کم ہو گئی، جو 2018ء میں 5.1 فیصد تھی، تاہم یہ اب بھی 3 فیصد کے ضوابطی معیار سے زیادہ ہے۔ البتہ، بینکوں کی بیلنس شیٹ پر سرکاری شعبے کا بڑھتا ہوا اکتشاف معیشت کی پیدوار کی صلاحیت اور بینکاری کے ثالثی عمل کی اثر انگیزی پر اثر انداز ہوتا ہے، کیونکہ نجی شعبے کے قرضوں کے لیے فاضل پچتیں کم رہ جاتی ہیں (تفصیل کے لیے باب 3 ملاحظہ کریں)۔

اسلامی بینکاری ادارے (آئی بی آئیز) نے 2023ء کے دوران اپنی نمونہ رفتار اور مستحکم مالی حیثیت کو برقرار رکھا۔ اثاثہ جاتی اساس میں 24.4 فیصد نمونہ (2022ء کے دوران 29.6 فیصد)، جس کی بنیادی وجہ سرمایہ کاریاں تھیں، جبکہ مالکاری میں نمونہ ہو کر 2023ء میں 7.1 فیصد (2022ء کے دوران 19.9 فیصد) رہ گئی۔ ڈپازٹ میں 30.8 فیصد کی مضبوط نمو اور مالکاری کی سست رفتار کے ساتھ، اسلامی بینکاری اداروں کی قرضے گیری میں کمی آئی۔ اثاثوں کے معیار کے اظہار کے تسلی بخش رہے۔ مضبوط آمدنی کے ساتھ، آئی بی آئیز نے بینکاری شعبے کے مجموعی بعد از ٹیکس منافع میں ایک تہائی سے زائد حصہ ڈالا۔ مالی استحکام میں مزید بہتری آئی، جو اسلامی بینکاری اداروں کی بہتر پیک کو ظاہر کرتی ہے (دیکھیے باب 3.1)۔

خرد مالکاری بینک (ایم ایف بی) گذشتہ چند برسوں سے چیلنجز کا سامنا کر رہے ہیں۔ وہائی دھچکے کے اثرات، 2022ء کے تباہ کن سیلاب، اور حالیہ غیر موافق

معاشی حالات نے ایم ایف بیز کو دباؤ میں رکھا۔ 2023ء میں، شعبے کی توسیع سب سے کم رہی جبکہ غیر فعال قرضوں کا تناسب 6.7 فیصد پر مستحکم رہا۔ تاہم، تمویں کی کوریج 2022ء کے 78.7 فیصد سے بڑھ کر 102.3 فیصد تک پہنچ گئی¹⁰۔ یہ شعبہ مسلسل پانچویں سال خسارے کا شکار رہا، حالانکہ 2023ء میں خسارے کی شدت کم تھی۔ شعبے کا مجموعی سی اے آر مزید کم ہو کر 2023ء میں 7.6 فیصد رہ گیا جو 2022ء میں 10.9 فیصد تھا، جبکہ ضوابطی ضرورت 15 فیصد ہے۔ یہ شعبہ، جو مالی شعبے میں صرف 1.3 فیصد حصہ رکھتا ہے، کوئی نظامی خطرہ نہیں پیدا کرتا؛ تاہم، یہ کم آمدنی والے طبقے کی ضروریات کو پورا کر کے مالی شمولیت میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ اسی کے پیش نظر، اسٹیٹ بینک نے اس شعبے پر اپنی نگرانی میں اضافہ جاری رکھا۔ چونکہ یہ شعبہ 2022ء کے شدید سیلاب سے بری طرح متاثر ہوا تھا، لہذا آئی اسکیمیں بھی متعارف کروائی گئیں تاکہ کسانوں اور ایم ایف بیز پر اس دھچکے کے اثرات کو کم کیا جاسکے (دیکھیے باب 5)۔

غیر بینک مالی شعبے نے 2023ء کے دوران مثبت کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ ترقیاتی مالی ادارے (ڈی ایف آئیز) نے 2023ء میں 63.5 فیصد کی تیز رفتار سے ترقی کی۔ بیلنس شیٹ کی توسیع مکمل طور پر حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری سے ہوئی، جبکہ قرضوں میں معمولی اضافہ ہوا۔ اثاثوں میں اضافے کی فنڈنگ قرضوں کے ذریعے کی گئی۔ اثاثوں کے معیار کے اظہاریوں نے محدود تشویش ظاہر کی۔ مزید یہ کہ، بعد از ٹیکس آمدنی میں 43.4 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ 2023ء کے دوران مالی استحکام میں مزید بہتری آئی۔ ڈی ایف آئیز، جو زیادہ تر بازار زر کی سرگرمیوں اور سرمایہ کاری پر توجہ دے رہے ہیں، طویل مدتی مالکاری اور متعلقہ مصنوعات پر موجود پابندیوں کے باعث شعبے کو اپنی سرمایہ کاری بینکاری کے طریقوں کو بہتر بنانے اور معیشت میں سرمایے کی تشکیل کے لیے پائیدار طویل مدتی مالکاری کو بڑھانے کی کوششیں کرنے کی ضرورت ہے (دیکھیے باب 6.1)۔

غیر بینک مالی اداروں (این بی ایف آئیز) کی اثاثہ جاتی اساس میں 34.5 فیصد اضافہ ہوا، جو گذشتہ برس کے 26.7 فیصد اضافے کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ این بی ایف آئیز کے اثاثوں میں 64.7 فیصد حصہ رکھنے والے میوچل فنڈز نے

¹⁰، عمومی تمویں کے زمرے میں اضافہ زیادہ تر نے آئی ایف آر ایس 9 کے نفاذ اور معاشی سست روی کے دوران احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کے باعث ہوا۔

بھی مضبوط نمو دیکھی گئی۔ اس کے باوجود، ای-بینکاری کے بڑھتے ہوئے کردار کے ساتھ سائبر سیکیورٹی کا خطرہ اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ اس سلسلے میں، اسٹیٹ بینک نے ڈیجیٹل بینکاری مصنوعات اور خدمات کی سیکیورٹی کو بڑھانے کے لیے تفصیلی رہنما اصول جاری کیے ہیں۔

راست پورے سال بغیر کسی بڑی رکاوٹ کے کام کرتا رہا۔ اہم بات یہ ہے کہ اسٹیٹ بینک نے راست کے تیسرے مرحلے، یعنی فرد سے تاجر (پی ٹو ایم) موڈ کو لاگو کرنے کی طرف قدم بڑھایا تاکہ تاجروں اور کاروباری اداروں کے لیے ڈیجیٹل ادائیگیوں کی قبولیت کو آسان بنایا جاسکے۔ اس کے علاوہ، 2023ء میں اے ٹی ایم ڈاؤن ٹائم پانچ سال کی کم ترین سطح پر 3.6 فیصد تک پہنچ گئی (دیکھیے باب 8)۔

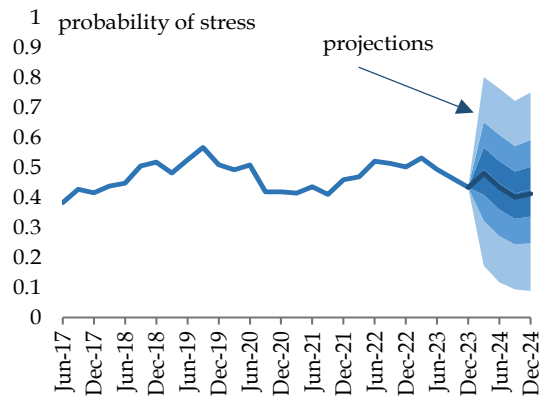
غیر مالی کارپوریٹ شعبے نے 2023ء کے دوران ایک مشکل معاشی ماحول کے باوجود، جو کہ بلند مہنگائی، تخفیفی معاشی پالیسیوں، ماند طلب، اور بلند مالی لاگت سے عبارت تھا، اپنی آپریشنل اور مالی کارکردگی میں چلک کا مظاہرہ کیا۔¹¹ خاص طور پر زائد نقدی اور ایکویٹی سرمایہ کاری رکھنے والی فرموں نے منافع اور مارک اپ آمدنی سے استفادہ کیا۔ غیر موافق معاشی ماحول کا اثر بعض شعبوں جیسے گاڑیوں اور ایندھن و توانائی کی فروخت میں نظر آیا، جبکہ دیگر شعبے (مثلاً ٹیکسٹائل، سینٹ، چینی، اور کیمیکل و دواسازی) نے فروخت میں مناسب نمو کا مظاہرہ کیا۔

بلند لیوراجیہ زمروں کی نفع آوری اور ادائیگی کی صلاحیت کچھ دباؤ کا شکار رہی، تاہم مجموعی کارپوریٹ شعبے کے مالی استحکام کے اظہار پر، ادائیگی کی صلاحیت اور طرز عمل تسلی بخش رہے۔ مزید برآں، بینکاری شعبے کے 30 اہم قرض گیر گروپوں کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ سخت معاشی حالات نے ان کے آپریٹنگ نتائج پر دباؤ ڈالا، لیکن بڑی قرض گیر فرموں نے اپنی قرضے کی اہلیت کو برقرار رکھا اور سال کے دوران اپنی مالی ذمہ داریوں کو اطمینان بخش طور پر پورا کیا (دیکھیے باب 7 اور پیکس 7.1)۔

بنیادی طور پر اس نمو کو بڑھایا۔ بازار زر اور آمدنی فنڈز (روایتی اور اسلامی دونوں) نے فنڈز کی نمو میں اہم کردار ادا کیا، جبکہ ایکویٹی مارکیٹ فنڈز کا حصہ معمولی رہا۔ اس کے برعکس، قرض گیر زمرے، جس کا کل اثاثوں میں 10.4 فیصد حصہ ہے، میں صرف 2.4 فیصد اضافہ ہوا (2022ء میں 21.6 فیصد نمو) جو بلند شرح سود اور دباؤ کی شکار معاشی سرگرمی کے اثرات کو ظاہر کرتا ہے (دیکھیے باب 6.2)۔

شعبہ بیمہ میں معاشی سرگرمیوں کی سست روی کے باوجود اثاثوں اور مجموعی پر بیمہ میں اضافہ دکھائی دیا۔ اس شعبہ میں حیاتی بیمے کا حصہ سب سے زیادہ ہے، جس میں بلحاظ اثاثہ جات 19.5 فیصد نمو ہوئی، جو زیادہ تر بلند شرح سود کے ماحول میں معین آمدنی والے تمسکات میں سرمایہ کاری کی وجہ سے ہے۔ غیر حیاتی شعبے نے بھی آگ اور املاک کے نقصان اور گاڑیوں کے زمرے میں پر بیمہ کی صحت مند نمو کی بنیاد پر اضافہ ریکارڈ کیا (دیکھیے باب 6.2)۔

شکل 1 الف: مالی شعبے کی زدن پذیری کا اشاریہ (ایف ایس وی آئی)



Source: SBP Staff Estimates

مالی منڈی کے انفراسٹرکچرز (ایف ایم آئیز) نے 2023ء کے دوران مضبوط کارکردگی اور مستحکم آپریشنل چلک کا مظاہرہ کیا۔ ریٹیل لین دین میں حجم اور قدر دونوں لحاظ سے نمایاں اضافہ ہوا۔ ای-بینکاری، جو حجم میں 86 فیصد اور قدر میں 43 فیصد حصہ رکھتی ہے، ریٹیل ادائیگیوں کی نمو کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتی رہی۔ تاہم، کانڈر پر مبنی لین دین کا حجم کم ہوا۔ بڑی مالیت کے ادائیگی کے شعبے میں

¹¹ یہ تجزیہ 100 بڑی فہرستی کمپنیوں کے مالی اور مارکیٹ ڈیٹا پر مبنی ہے، جسے مجموعی کارپوریٹ شعبے کی کارکردگی کا تخمینہ لگانے کے لیے بطور نمائندہ استعمال کیا گیا ہے۔

شدت قیمتوں کو مزید بڑھا سکتی ہے، جس سے معیشت کے بیرونی شعبے اور ملکی مہنگائی کے لیے چیلنجز پیدا ہو سکتے ہیں۔

ملکی سطح پر، دباؤ میں کمی آرہی ہے۔ قومی سی پی آئی مہنگائی جون 2024ء میں 12.6 فیصد (سال بسال) تک کم ہو گئی ہے، جو دسمبر 2023ء میں 29.7 فیصد تھی۔ مزید برآں، مینوفیکچرنگ کی سرگرمی، جس کی پیمائش ایل ایس ایم انڈیکس کے ذریعے کی گئی، نے جولائی تا اپریل مالی سال 24ء کے دوران 0.4 فیصد معمولی نمو ظاہر کی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 8.8 فیصد کمی ہوئی تھی۔ تجارتی خسارے میں کمی جاری ہے، جس سے جاری کھاتے کے توازن کے مسائل کو قابو میں رکھا جا رہا ہے۔ اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر 8.5 ارب ڈالر پر مستحکم ہو گئے ہیں¹²، اور ڈالر کے مقابلے میں مقامی کرنسی بڑی حد تک مستحکم ہے۔ پالیسی کی غیر یقینی صورت حال میں کمی کے ساتھ، اعتماد کاروبار کا اشاریہ دسمبر 2023ء سے مثبت زون میں ہے، جس کا اظہار جون 2024ء میں کے ایس ای 100 انڈیکس کی تاریخی بلند سطح سے ہوتا ہے۔¹³

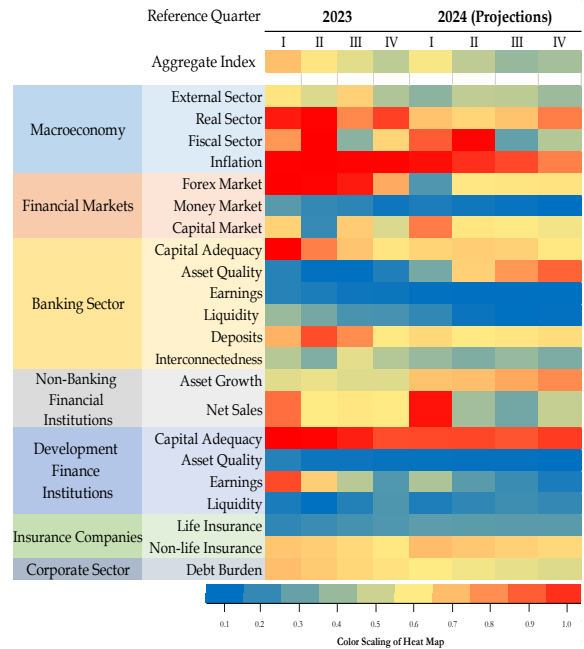
جنوری 2024ء میں نظامیاتی خطرے کے سروے (ایس آر ایس) کی تازہ ترین لہر میں، مارکیٹ کے شرکاء سے حاصل کی گئی معلومات بھی کلی معاشی خطرات (جیسے شرح مبادلہ، مہنگائی، اور مالیاتی خسارہ) میں کمی کی نشاندہی کرتی ہیں۔ (دیکھیے باکس 1 اسٹیٹ بینک کے نظامیاتی خطرے کا سروے 1)۔

اس کے علاوہ، پرامن سیاسی منتقلی اور اپریل 2024ء کے آخر تک 9 ماہ کے ایس بی اے کے دوسرے اور آخری جائزے پر اسٹاف کی سطح کے کامیاب معاہدے جیسی پیش رفتیں مستقبل کے بہتر امکانات کی نشاندہی کرتی ہیں۔

کلی معاشی استحکام کے ابتدائی آثار کے باوجود، مالی استحکام کے لیے خطرات دوبارہ پیدا ہو سکتے ہیں۔ مہنگائی، اگرچہ کم ہو رہی ہے، لیکن اب بھی بلند سطح پر ہے اور بجٹ سے متعلق اقدامات اور توانائی کی قیمتوں میں ممکنہ ردوبدل سے پیدا ہونے

مالی استحکام کی مجموعی تصویر، جو کہ مالی شعبے کے خطرات کے اظہار ہے (ایف ایس وی آئی) کے ذریعے حاصل کی گئی ہے، ظاہر کرتی ہے کہ 2023ء کی پہلی سہ ماہی میں بڑھنے والے خطرات بعد میں کم ہو گئے (دیکھیے شکل 1 الف اور 1 ب)۔ مختلف عوامل نے ان خطرات کو کم کرنے میں مدد دی، جن میں آئی ایم ایف کے ساتھ ایس بی اے پروگرام کی تکمیل، زرمبادلہ اور اجناس کی منڈیوں میں انتظامی اور ضوابطی اقدامات، جولائی 2023ء سے پالیسی ریٹ کو 22 فیصد پر مستحکم رکھنا، عام انتخابات کا اعلان، اور زراعت کی مضبوط پیداوار شامل ہیں۔

شکل 1 ب: مالی شعبے کا نقشہ حرارت



Source: SBP Staff Estimates

مالی استحکام کے خطرات آگے چل کر کم ہونے کی توقع ہے۔ عالمی سطح پر، بین الاقوامی اجناس کی قیمتوں میں عمومی طور پر سازگار رجحان رہا ہے۔ تاہم، مشرق وسطیٰ کے تنازعے، خاص طور پر بحیرہ احمر میں شپنگ میں خلل جیسے عوامل، اجناس کی قیمتوں کے منظر نامے کے لیے خطرہ بنے رہتے ہیں۔ تنازعے میں اچانک

¹² جنوری تا مئی 2024ء کی اوسط

¹³ کے ایس ای 100 انڈیکس 21 جون 2024ء کو بڑھ کر 78,810 تک پہنچ گیا۔

دینے سے حاصل ہونے والی سودی آمدنی کے ساتھ ساتھ غیر سودی آمدنی سے ہوگی، جو اقتصادی سرگرمیوں میں اضافے سے مزید بہتر ہو سکتی ہے۔

مالی استحکام کے خطرات کی تیزی سے بدلتی ہوئی حرکیات کو مد نظر رکھتے ہوئے، اسٹیٹ بینک نے اپنے ضوابطی اور نگرانی کے نظام کو فعال طور پر مضبوط بنانا جاری رکھا۔ 2023ء کے دوران، اسٹیٹ بینک نے عالمی بینک کے تعاون سے ایک بحران میں کمی کی مشق (CSE) کا انعقاد کیا تاکہ مالی بحران سے نمٹنے کی اپنی تیاری کو جانچ سکے۔ اسٹیٹ بینک نے آئی ایف آر ایس 9 کے نفاذ کے سلسلے میں ایک نگران تشخیصی مینوئل بھی تیار کیا۔ اس کے علاوہ، ایک اہم پالیسی اقدام کے طور پر، اسٹیٹ بینک نے مبادلہ کمپنیوں کے شعبے میں ساختی اصلاحات متعارف کرائیں تاکہ نظم و نسق، داخلی کنٹرولز، اور قوانین و ضوابط کی تعمیل کے معیار کو بہتر بنایا جاسکے۔

وفاقی شرعی عدالت کے سود کے متعلق فیصلے پر عمل درآمد کے لیے، اسٹیٹ بینک وفاقی حکومت اور دیگر اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ مل کر فعال طور پر کام کر رہا ہے۔ اس سلسلے میں ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی برائے تبدیلی کی رہنمائی میں کثیر الجہتی حکمت عملی اپنائی گئی ہے، جس میں موجودہ ملکی قوانین کا جائزہ اور بین الاقوامی بہترین طریقوں سے موازنہ، موجودہ ضوابطی فریم ورک کا تجزیہ، اسلامی بینکاری اور مالیات کے لیے آگاہی سیشنز، اور اسٹیک ہولڈرز کی صلاحیت سازی شامل ہیں۔¹⁴

مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے ڈیجیٹل مالی خدمات، مالی شمولیت، صارفین کے تحفظ، اور اینٹی منی لانڈرنگ اور دہشت گردی کی مالی معاونت کی روک تھام (اے ایم ایل/سی ایف ٹی) سے متعلق کئی اقدامات کیے (تفصیلات کے لیے دیکھیے ضمیمہ الف)۔

والے خطرات سے متاثر ہو سکتا ہے۔¹⁴ اس کے علاوہ، طویل عرصے تک بلند پالیسی ریٹ نجی شعبے کی قرضے کی طلب، بینکوں کے اثاثوں کے معیار، خاص طور پر مائیکرو فنانس بینکوں (ایم ایف بیز)، اور اقتصادی بحالی پر اثر ڈال سکتا ہے۔ خاص طور پر، آئی ایم ایف کے نئے قرض پر وگرام پر مذاکرات میں تاخیر بیرونی فنڈنگ کے خطرات پیدا کر سکتی ہے، جو مالی استحکام کے لیے خدشات پیدا کر سکتی ہے۔ مزید برآں، سیاسی استحکام اقتصادی بحالی کو مستحکم کرنے میں اہم کردار رکھتی ہے۔

ایسے کلی مالی خطرات کے باوجود، اپنی انتظام خطر کی مستحکم صلاحیتوں، اسٹیٹ بینک کی محتاطیہ ضوابطی پالیسی کے تحت بنائے گئے سرمائے اور سیالیت کے مناسب بفرز کی بدولت بینکاری شعبے کے مستحکم رہنے کی توقع ہے۔ اس نقطہ نظر کو حالیہ دباؤ کی جانچ کے نتائج کی حمایت حاصل ہے، جن کے مطابق بینکاری شعبہ شدید لیکن ممکنہ کلی مالی دھچکوں کا مقابلہ کرنے کی مناسب صلاحیت رکھتا ہے، کیونکہ اس کی شرح کفایت سرمایہ وسط مدت میں ملکی اور عالمی معیار سے کافی زیادہ ہے (دیکھیے باب 4)۔

پاکستان میں موسمیاتی تبدیلی سے متعلق واقعات کی بڑھتی ہوئی تعداد اور ان کے بینکاری شعبے پر ممکنہ اثرات کے پیش نظر، اسٹیٹ بینک نے اپنے سالانہ میکرو دباؤ کی جانچ کی مشق میں موسمیاتی خطرات کے اثرات کو شامل کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس حوالے سے، اس سال کے مالی استحکام کے جائزے (ایف ایس آر) میں "موسمیاتی خطرات کے منظر نامے کا تجزیہ" شامل کیا گیا ہے تاکہ پاکستان کے بینکاری شعبے کی استحکام پر طبعی اور منتقلی کے خطرات کے ممکنہ اثرات کا جائزہ لیا جاسکے (دیکھیے باکس 4.1)۔

ایس ایم ایز اور صارف شعبوں میں محدود اکتشاف اور کارپوریٹ قرض گیروں کے لیے محتاط قرض دینے کے طریقہ کار کے باعث، بینکوں کے لیے اثاثوں کے معیار اور آمدنی پر نمایاں دباؤ کا امکان کم ہے۔ خوش آئند طور پر، بینکوں کی آمدنی سازگار رہنے کا امکان ہے، جس کی حمایت کارپوریٹ سیکیورٹی اور حکومت کو قرض

¹⁴ زری پالیسی بیان، جون 2024ء، اسٹیٹ بینک آف پاکستان

¹⁵ تفصیلات کے لیے دیکھیں باکس 3.2: اسٹیٹ بینک کی بینکاری نظام کو اسلامی طرز میں منتقل کرنے کی حکمت عملی - ایف ایس آر 2022ء میں اہم چیلنجز اور مواقع

مستقبل میں، معتدل کلی معاشی دباؤ، بینکاری شعبے کے بفرز اور خطرات کے انتظام کی صلاحیتوں، اور اسٹیٹ بینک کی مسلسل نگرانی اور ضوابطی نگرانی کی وجہ سے مالی استحکام کے مجموعی خطرات قابل انتظام نظر آتے ہیں۔ تاہم، ساختی اصلاحات میں پالیسی کا تسلسل ملک کے کلی معاشی مبادیات میں مستقل بہتری اور مالی شعبے کی مضبوطی کے لیے ضروری ہے تاکہ منفی دھچکوں کا مؤثر انداز میں مقابلہ کیا جاسکے۔

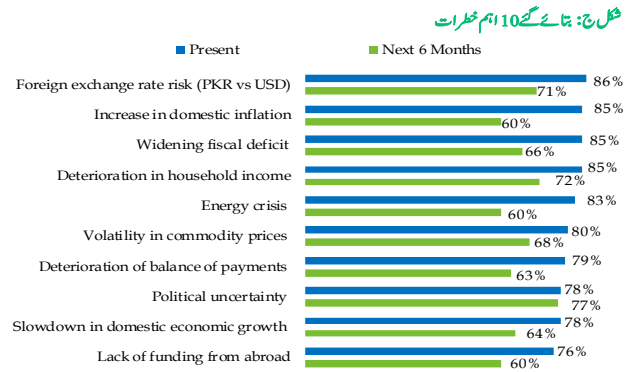
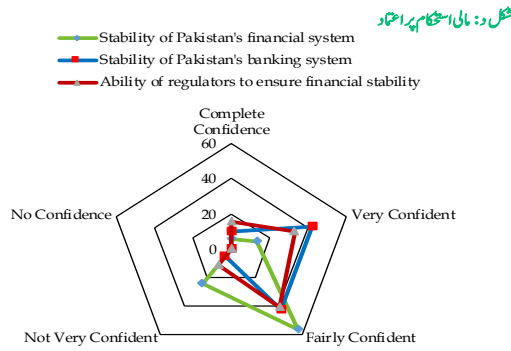
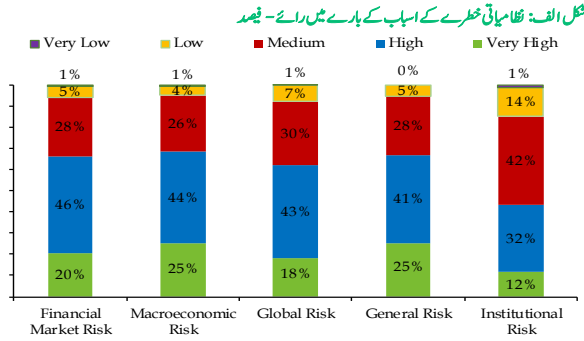
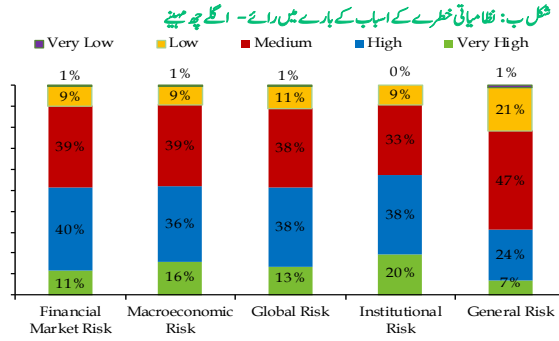
باکس 1: اسٹیٹ بینک کا نظامیاتی خطرے کا سروے تیرہویں لہر (جنوری 2024ء)

اسٹیٹ بینک نے اپنے دو سالہ نظامیاتی خطرے کے سروے (SRS) حتمی کی تیرہویں لہر جنوری 2024ء میں مکمل کی۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ مارکیٹ کے شرکاء سے مختلف خطرات کے بارے میں ان کے تاثرات معلوم کیے جائیں اور مالی نظام کے استحکام پر ان کے اعتماد کو جانچا جاسکے۔ سروے میں حال اور مستقبل (اگلے چھ ماہ کے دوران) کے بارے میں خطرے کے پانچ وسیع زمروں یعنی عالمی، کلی معاشی، مالی منڈیاں، ادارہ جاتی اور عمومی خطرے پر شرکاء کے تاثرات معلوم کیے گئے۔

ایس آر ایس کے اس حالیہ ایڈیشن میں جو شرکاء شامل تھے ان کا دائرہ کار خاصا وسیع تھا، جن میں مالی اداروں کے سینئر عہدیدار، مالی جرنلسٹ، اور دیگر شامل تھے۔ مجموعی طور پر، اس مرتبہ 92 شرکاء نے سروے میں حصہ لیا، جبکہ جولائی 2023ء میں یہ تعداد 98 تھی، اور اس بار جوابات کی شرح 44 فیصد تھی۔

نتائج کا خلاصہ:

- 1- فی الوقت مجموعی طور پر جواب دہندگان "مالی منڈیوں کے خطرات" اور "ملکی کلی معاشی حالات" اور "عالمی" ذرائع سے پیدا ہونے والی کمزوریوں کو اہم ترین خطرات کا درجہ دیتے ہیں۔ (چارٹ الف)۔ یہ تاثرات اگلے چھ ماہ تک یہی رہے گا کیونکہ جواب دہندگان کے خیال میں خطرات کے یہ ذرائع برقرار رہیں گے (چارٹ ب)۔
- 2- موجودہ وقت میں اہم خطرات کے لحاظ سے، سب سے اہم پانچ خطرات (بالتسریب) یہ ہیں: "زرمبادلہ"، "ملکی مہنگائی"، "مالیاتی خسارے میں اضافہ"، "ملکی آمدنی میں کمی"، اور "توانائی کا بحران"۔ آئندہ چھ ماہ میں ان زمروں سے متعلق خطرات کے خدشات میں عمومی طور پر کمی متوقع ہے (چارٹ ج)۔
- 3- جواب دہندگان پاکستان کے پورے مالی شعبے پر اپنے اعتماد کا اظہار کرتے رہے۔ تاہم بینکاری نظام کے استحکام پر خاصے اعتماد کا اظہار کیا۔ جواب دہندگان کی بڑی تعداد نے مالی نظام کے استحکام کو یقینی بنانے کے لیے ضابطہ کار (اسٹیٹ بینک) کی صلاحیت پر بھی اعتماد کا اظہار کیا۔ (چارٹ د)۔
- 4- گزشتہ تین لہروں (گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں) کے نتائج کے موازنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ زیادہ تر خطرات کی اقسام میں خطرات کے خدشات میں کمی آئی ہے۔ خطرات کے خدشات میں نمایاں بہتری ان شعبوں میں دیکھی گئی: "ریاستی دیوالیہ پن"، "عالمی معاشی سست روی"، "ریٹنگ میں کمی"، اور "شرح سود"۔ دوسری جانب، خطرات کے خدشات میں بگاڑ ان زمروں میں دیکھا گیا: "قدرتی آفات / ماحولیاتی تبدیلی کے بڑھتے ہوئے خطرات"، "پاکستان کے لیے جغرافیائی سیاسی خطرات" اور "سائبر سیکیورٹی" (چارٹ ہ)۔



فصل ہ: اسٹیٹ بینک کے نظامیاتی خطرے کے سروے کے نتائج کا موازنہ (گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں لہریں)

13th Wave (Jan-24)	12th Wave (Jul-23)	11th Wave (Jan-23)		13th Wave (Jan-24)	12th Wave (Jul-23)	11th Wave (Jan-23)	
Present (Average)	Present (Average)	Present (Average)		Present (Average)	Present (Average)	Present (Average)	
Risk Categories				Risk Categories			
2.63	2.70	2.67	Regulatory	2.46	2.50	2.17	Slowdown in global growth
2.88	2.82	2.91	Legal	2.78	2.68	2.38	Sovereign default
2.20	2.31	2.29	Asset quality deterioration	1.97	1.89	1.93	Lack of funding from abroad
2.45	2.44	2.39	Shortfall in capital requirement	1.89	2.06	1.82	Volatility in commodity prices
				2.00	1.93	2.00	Slowdown in domestic growth
2.64	2.79	2.63	Access to funding (deposit mobilization & borrowings)	1.82	1.69	1.67	Increase in domestic inflation
2.78	2.74	2.62	Excessive private sector credit	1.82	1.89	1.79	Widening fiscal deficit
2.74	2.81	2.63	Concentration risk in PSC	1.89	1.90	1.74	Deterioration of BoP
3.07	3.07	3.06	Concentration risk in mutual fund	2.26	2.17	1.98	Sovereign rating downgrade
2.70	2.79	2.76	Operational	2.27	2.06	2.22	Slowdown in corporate sector growth
2.21	2.38	2.34	Cyber security	2.52	2.51	2.52	Slowdown in infrastructure development
2.72	2.66	2.61	Disruption in financial market	1.82	1.85	1.91	Deterioration in household savings
2.34	2.55	2.41	Terrorism	2.80	2.81	2.69	Volatility in real estate prices
2.08	2.26	2.21	Geopolitical	1.89	1.97	1.73	Energy crisis
2.18	2.11	2.34	Natural disasters/ Increasing threat of climate change	1.84	1.70	1.75	Political uncertainty
2.24	2.22	2.29	Social unrest	1.74	1.64	1.54	Foreign exchange rate
				2.61	2.44	2.33	Equity price
				2.13	1.97	1.93	Interest rate
				2.34	2.16	2.15	Liquidity

